محمد اسحاق بھٹی

# ایک حدیث

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْیَمَنِ فَلَمَّا سِرْتُ اَرْسَلَ فِیْ اَثَرِیْ فَرُدِدْتُ فَقَالَ اَتَدْرِیْ لِمَ بَعَثْتُ اِلَیْکَ ؟ قَالَ لَا تُصِیْبَنَّ شَیْئًا بِغَیْرِ اِذْنِیْ، فَاِنَّہٗ غُلُوْلٌ وَمَنْ یَّغْلُلْ یَاْتِ بِمَا غَلَّ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ، لِھٰذَا دَعَوْتُکَ وَامْضِ لِعَمَلِکَ -

(جامع ترمذی - ابواب الاحکام - باب ماجاء فی ہدایا الامراء)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں، مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یمن کا) امیر بنا کر بھیجا، جب میں آپؐ کے ہاں سے رخصت ہوا تو میرے پیچھے ایک آدمی بھیجا اور مجھے واپس بلا لیا گیا - فرمایا تمھیں معلوم ہے، تمھارے پیچھے آدمی کیوں بھیجا؟ فرمایا (دیکھو) میری اجازت کے بغیر کوئی چیز نہ لو، (یاد رکھو) وہ خیانت ہے اور جو شخص خیانت کرتا ہے، وہ قیامت کے روز خیانت کی ہوئی چیز لے کر (اللہ کے دربار میں) حاضر ہوگا -

بس میں نے یہی بات کہنے کے لیے تمھیں بلایا تھا، جاؤ اپنے کام میں مصروف ہو جاؤ -

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشادِ گرامی اگرچہ بہت مختصر اور چند الفاظ پر مشتمل ہے، مگر نہایت اہم ہے - یہ آنحضرت نے اس وقت فرمایا جب آپؐ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا امیر مقرر کر کے بھیج رہے تھے - یہ حکم بے شک ایک شخص کو دیا گیا ہے، لیکن اس کا اطلاق تمام امرا و حکام اور اپنے اپنے محکمے کے سب ذمے دار افراد پر ہوتا ہے - اس میں آنحضرت نے امیر اور حکمران کو ہر اس چیز کے قبول کرنے سے منع فرما دیا ہے جو محض اس بنا پر لوگ اس کی خدمت میں پیش کریں کہ وہ ان کا امیر، حاکم یا ان کے علاقے کے کسی ذمہ دارانہ منصب پر فائز ہے - مثلاً اس کی اس حیثیت کے پیشِ نظر اسے کوئی تحفہ دیں، سواری کے لیے گھوڑا،

اونٹ یا موٹر وغیرہ پیش کریں، اس کے بچوں کو کپڑے یا مٹھائی اور پھل وغیرہ دیں یا تاجر اور دکان دار عام لوگوں کی نسبت اسے سستی چیزیں مہیّا کریں، یا سکونت کے لیے اس کو مفت مکان دیں، یا کوئی ایسی سہولت مہیا کریں جو عام حالات میں ممکن نہ ہو۔ یہ سب خیانت اور رشوت میں شامل ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رض کو ایک حکم جاری کرکے تمام امرائے مملکت اور عمّالِ حکومت کو اس قسم کی چیزیں قبول کرنے اور سہولتیں حاصل کرنے سے روک دیا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو "غلول" یعنی خیانت سے تعبیر کیا ہے۔ جو شخص ایسی چیز حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے جو اس کو اس منصب پر متمکن ہونے کے بغیر حاصل نہ ہو سکتی ہو، وہ مسلمانوں کے مال میں خیانت کرتا ہے اور قیامت کے دن اس کی سزا پائے گا۔

آنحضرت نے حضرت معاذ کو خاص طور سے بلا کر اس سے روکا اور تاکید فرمائی کہ جن چیزوں کا حصول شریعت کے خلاف ہے، اس سے بہر صورت اپنے آپ کو محفوظ رکھو۔ ایسا نہ ہو کہ اس عمل کو معمولی سمجھو اور جو جی چاہے کرتے رہو۔ یاد رکھو ان تمام چیزوں کو قیامت کے روز لوگوں کے سامنے پیش کیا جائے گا اور ان کے غلط اعمال کی وجہ سے انھیں اس کی سزا دی جائے گی۔ اس لیے کہ اس کا ارتکاب خیانت، بد دیانتی اور رشوت کے ذیل میں آتا ہے۔

یہاں یہ نکتہ یاد رکھنا چاہیے کہ امام ترمذی نے یہ حدیث ابواب الاحکام کے "باب ماجاء فی ھدایا الامراء" میں درج کی ہے، اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا تعلق ان تحائف و ہدایا سے ہے جو لوگ امرا و عمال کو پیش کرتے اور پھر انھیں اپنے جائز و ناجائز مقاصد کے حصول کا ذریعہ بناتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ کو اس وقت یہ حکم دیا، جب آپ انھیں یمن کا امیر و حاکم مقرر کرکے بھیج رہے تھے۔ مطلب یہ کہ لوگ حکومت کے اہل کاروں

اور حاکموں کو کسی نہ کسی بہانے سے تحائف دینے کی کوشش کرتے ہیں، اس سے بہر حال بچنا چاہیے ۔

اس سے یہ بھی پتا چلا کہ سربراہانِ مملکت کو ملکی یا غیر ملکی سطح پر جو تحائف پیش کیے جاتے ہیں، انھیں اپنے پاس نہیں رکھنا چاہیے، حکومت کے خزانے میں جمع کرا دینا چاہیے ۔ اگر وہ اپنے پاس رکھیں گے اور اپنی ذاتی ملکیت بنالیں گے تو امانت میں خیانت کریں گے۔

فی نفسہ نہ تحفہ دینے میں کوئی قباحت ہے اور نہ اُسے قبول کرنے میں کوئی برائی، برائی اور قباحت اس ذہنیت میں ہے جو عام طور پر عمالِ حکومت اور امرائے مملکت کو کوئی چیز پیش کرتے وقت کار فرما ہوتی ہے ۔ اور یہ ذہنیت کسی خاص دور کی پیداوار نہیں ہمیشہ سے چلی آرہی ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کو ختم کرنے کے لیے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو کوئی چیز قبول نہ کرنے کی تاکید فرمائی ۔